

۱۹۵۵۱
۱۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو شخص خود مصرفِ عشر ہو اس پر عشر
نہ لانا واجب ہے یا نہیں؟

بعض فتاویٰ مثلاً ”حسن الفتاویٰ: عنوان، ارض مسکین پر عشر کی تفصیل، ۳۷۴/۴“ میں
اور ”زکوٰۃ کا انسائیکلو پیڈیا: عنوان، عشر ساقط، صفحہ ۳۱۵“ میں عدم وجوب لکھا ہے، حالانکہ عام طور
پر علماء کرام عمومی بات کرتے ہیں کہ جتنا بھی غلہ پیدا ہو ان پر عشر واجب ہے۔

کیا مذکورہ سوال کا یہ جواب درست ہے کہ ”عشر مالدار اور غریب دونوں کی پیداوار پر واجب
(نفس وجوب) ہے، البتہ غریب خود بھی استعمال کر سکتا ہے، اگر غریب نفس وجوب کا عقیدہ رکھتے
ہوئے اپنا عشر خود استعمال کرے تو بری الذمہ اور مستحق ثواب ہو گا ورنہ وجوب ذمہ میں باقی رہے گا اور
گناہ گار ہوگا۔

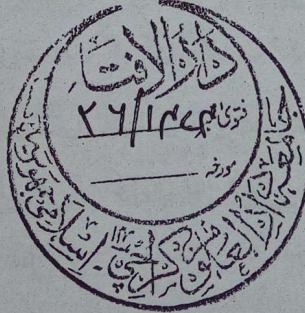
اگر جواب اثبات میں ہے تو ازراہ کرم خط کشیدہ جملے کا حوالہ درج فرمائیں۔ بصورت دیگر درست
جواب سے مطلع فرمائیں۔ برائے مہربانی دونوں صورتوں میں حوالہ ضرور درج فرمائیں۔

بڑی نوازش ہوگی۔

مولوی محمد عالم

متعلم جامعہ عمر گڈاپ ٹاؤن کراچی

0322-2379272



بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدا ومصليا

فقہی عبارات میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو نقطہ نظر بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عشری زمین کی پیداوار میں عشر واجب ہے، نصاب ضروری نہیں۔ پیداوار چاہے کم ہو یا زیادہ، اسی طرح زمین کا مالک ہونا یا مالک کا عاقل، بالغ ہونا بھی ضروری نہیں۔ اسی لئے وقف زمین اور مجنون اور بچے کی زمین میں بھی عشر واجب ہوتا ہے۔ اس اطلاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسکین کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہے جیسا کہ 'بنایہ' میں بھی اس طرف اشارہ ہے، اس لئے فقیر و مسکین کی زمین پر بھی عشر واجب ہو گا (اگرچہ وہ خود بھی مصرف عشر ہو)۔ (التبویب: ۴۵۱/۴۴)

جہاں تک "احسن الفتاویٰ" اور "انسائیکلو پیڈیا" کی عبارتوں کا تعلق ہے وہاں اگرچہ عدم وجوب کا قول اختیار کیا گیا ہے، لیکن اس کا کوئی صریح جزیئہ مذکور نہیں، جبکہ وجوب کے قول کا اکثر مستند فقہی کتابوں میں اشارہ ملتا ہے جیسا کہ 'رد المحتار'، 'بنایہ'، 'بدائع الصنائع' وغیرہ، اسلئے بظاہر وجوب کے قول ہی کو ترجیح ہوگی۔

سوال میں ذکر کردہ جواب کہ "غریب خود بھی اپنا عشر استعمال کر سکتا ہے" بظاہر درست معلوم نہیں ہوتا اسلئے کہ اس مسئلہ کا اصل مأخذ "عفو سلطان" کا مسئلہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حاکم وقت عشر قصد وصول نہ کرے تو مسکین کیلئے اسکا استعمال جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اتنا غریب ہے کہ وہ خود عشر روز کوۃ کا مستحق ہے تو وہ اپنے حصہ پیداوار کا عشر خود استعمال کر سکتا ہے، لیکن یہ حکم علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس خاص صورت کا ہے کہ اگر حاکم معاف کر دے یا وصول ہی نہ کرتا ہو، نیز وہ شخص مصرف عشر بھی ہو۔

اسی طرح دیگر فقہی کتب میں مذکورہ حکم یعنی "غریب خود بھی اپنا عشر استعمال کر سکتا ہے" کے علی الاطلاق جائز ہونے کی جزیئات بھی نہیں ملتیں، جبکہ ایسی جزیئات بہت ساری پائی جاتی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غریب آدمی خود اپنا عشر استعمال نہیں کر سکتا، لہذا دلائل کی بناء پر علی الاطلاق یہ ثابت کرنا کہ "غریب خود بھی اپنا عشر استعمال کر سکتا ہے" بظاہر مشکل ہے۔

(۴۵۱/۴۴)

واضح رہے کہ "دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی" سے اس مسئلہ سے متعلق پہلے علی الاطلاق یہ فتویٰ جاری ہوا تھا کہ "جو شخص اتنا غریب ہے کہ وہ خود عشر روز کوۃ کا مستحق ہے تو وہ اپنے حصہ پیداوار کا عشر خود استعمال کر سکتا ہے"؛ لیکن دوبارہ غور کرنے سے ~~ملاحظہ فرمائیں~~ ^{رحمان بہ ہوا} کہ علی الاطلاق جائز قرار دینا درست نہیں ہے بلکہ اس میں وہی تفصیل ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

(جاری ہے۔۔۔)



البنایة شرح الهدایة: (420/3)

قول النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : م : (ما أخرجته الأرض ففيه العشر، من غير فصل) ... فيدل على الوجوب من غير قيد. وإخراج لبعض الخارج عن الوجوب وإخلائه عن حقوق الفقراء، ... والعشر يجب على الفقراء فيجب أن لا يتعلق بقدر معين لما أنه يجب تحقق الأرض فيجب في القليل والكثير. قوله - من غير فصل - ليس من الحديث، يعنى من غير فرق بين القليل والكثير.... وذكر في " المبسوط ": إن كانت الأرض لمكاتب أو لصبي أو مجنون وجب العشر في الخارج منها عندنا.

حاشية ابن عابدين - (2 / 325)

قوله (يجب العشر) ثبت ذلك بالكتاب والسنة والإجماع والمعقول أي يفترض لقوله تعالى { وآتوا حقه يوم حصاده } (قَوْلُهُ : بِأَلَا شَرْطٍ نَصَابٍ) وَيَقَاءً فَيَجِبُ فِيهَا دُونَ النَّصَابِ بِشَرْطٍ أَنْ يَبْلُغَ صَاعًا وَيَقِيلَ نِصْفَهُ وَبِالْحَضْرَاوَاتِ الَّتِي لَا تَبْقَى ... (قَوْلُهُ : وَبِى أَرْضٍ صَغِيرٍ وَمَجْتُونَ وَمُكَاتِبٍ) مِنْ مَدْخُولِ الْعَلَّةِ. فَلَا يَشْتَرَطُ فِي وَجُوبِهِ الْعَقْلُ وَالْبَلُوغُ وَالْحُرِّيَّةُ (قَوْلُهُ : وَوَفِي) أَفَادَ أَنَّ مِلْكَ الْأَرْضِ لَيْسَ بِشَرْطٍ لَوْجُوبِ الْعُسْرِ وَإِنَّمَا الشَّرْطُ مِلْكَ الْخَارِجِ ؛ لِأَنَّهُ يَجِبُ فِي الْخَارِجِ لَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَانَ مِلْكُهُ لَهَا وَعَدَمُهُ سَوَاءً بَدَائِعٍ .

الفتاوى الهندية - (2 / 240)

وَذَكَرَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَنَّ السُّلْطَانَ إِذَا تَرَكَ الْعُسْرَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ فَهُوَ عَلَى وَجْهِينِ الْأَوَّلُ أَنْ يَتْرُكَ إِغْفَالًا مِنْهُ بِأَنْ نَسِيَ ... وَالثَّانِي إِذَا تَرَكَهُ قَصْدًا مَعَ عِلْمِهِ بِهِ وَأَنَّهُ عَلَى وَجْهِينِ أَيْضًا إِنْ كَانَ مِنْ عَلَيْهِ الْعُسْرُ غَيْبًا كَانَ لَهُ ذَلِكَ جَائِزَةً مِنَ السُّلْطَانِ وَيَضْمَنُ السُّلْطَانُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ مَالِ بَيْتِ مَالِ الْخَرَاجِ لِيَنْتِ مَالِ الصَّدَقَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ عَلَيْهِ الْعُسْرُ فَقِيرًا مُتَجَانِحًا إِلَى الْعُسْرِ فَتَرَكَ ذَلِكَ عَلَيْهِ جَائِزٌ وَكَانَ صَدَقَةً عَلَيْهِ فَيَجُوزُ كَمَا لَوْ أَخَذَ مِنْهُ ثُمَّ صَرَفَهُ إِلَيْهِ كَذَا فِي الدَّجِيرَةِ

الدر المختار - (4 / 193)

(ترك السلطان) أو نائبه (الخراج لرب الأرض) أو وهبه له ولو بشفاعة (جاز) عند الثاني وحل له لو مصرفا وإلا تصدق به به يفتى وما في الحاوي من ترجيح حله لغير المصرف خلاف المشهور (ولو ترك العشر لا) يجوز إجماعا ويخرجه بنفسه للفقراء سراج

حاشية ابن عابدين - (4 / 193)

قوله (أو وهبه له) بأن أخذه منه ثم أعطاه إياه قوله (عند الثاني) أي عند أبي يوسف وقال محمد لا يجوز.... قوله (وحل له لو مصرفا) أعاده لأن قوله جاز أي جاز ما فعله السلطان بمعنى أنه لا يضمن ولا يلزم من ذلك حله لرب الأرض.... قوله (لا يجوز إجماعا) لعل وجهه أن العشر مصرفه مصرف الزكاة لأنه زكاة الخراج ولا يكون الإنسان مصرفا لزكاة نفسه بخلاف الخراج فإنه ليس زكاة ولذا يوضع على أرض الكافر هذا ما ظهر لي تأمل

(جاری ہے۔۔۔)



قال محمد رحمه الله في «الأصل»: من عليه العشر إذا صرف العشر إلى نفسه لا يجوز، ولا يبرأ عن العشر فيما بينه وبين الله تعالى، ومن عليه الخمس، إذا صرف الخمس إلى نفسه، وكان فقيراً يجوز، ويخرج عن عهدة الخمس فيما بينه وبين الله تعالى، وكذلك إذا صرف من عليه العشر العشر إلى أبيه، أو ابنه، فإنه لا يجوز؛ لأن صرفه إلى هؤلاء كالصرف إلى نفسه.....والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب.

ضياء الحج

ضياء الحق عني عنه

دارالافتاء جامع دارالعلوم كراچی

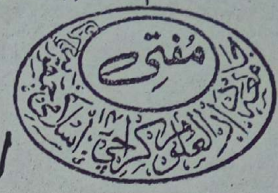
٣ ذيقعدہ ١٤٣٣ھ

٢٢ ستمبر ٢٠١٢ء

الجواب صحیح

سید محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی

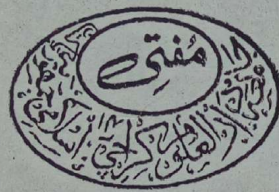
١١ - ١١ - ١٤٣٣ھ



الجواب صحیح
سید محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی
١١ - ١١ - ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ریلوی
٢ ذوالقعدہ ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
اقرب سید غفران اللہ
١١ - ١١ - ١٤٣٣ھ



الجواب صحیح

سید عبد المنان مغل

١١ / ١١ / ١٤٣٣ھ



الجواب صحیح
سید محمد تنصیر علی
١١ / ١١ / ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
محمد عقیل الرحمن
١١ / ١١ / ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح

السید

١١ / ١١ / ١٤٣٣ھ



الجواب صحیح

١١ / ١١ / ١٤٣٣ھ